7181-حدیث (عورتوں میں سے صرف چار عورتیں درجہ کمال تک پہنچیں) میں کمال سے مقصود کیا ہے

سوال

کیا آپ مندرجہ ذیل حدیث کی کچھ اضافی معلومات مہیا کرسکتے ہیں ؟ اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطافرمائے ۔

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مردوں میں سے توبہت سے درجہ کمال تک پہنچے ، اور عورتوں میں سے ان عورتوں کے علاوہ کوئی اوردرجہ کمال تک نہیں پہنچیں : مریم بنت عمران ، فرعون کی بیوی آسیۃ ، اورعائشہ رضی اللہ تعالی عنہن کی عورتوں پر ایسے ہی فضیلت ہے جس طرح کہ سب کھانوں پر ثرید کو ۔) صحیح بخاری مجلد نمبر (5) کتاب نمبر (62)

پسندیدہ جواب

اول :

کمال نساء کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے :

کچھ کا کہنا ہے کہ اس کا معنی کمال نبوت ہے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی عنہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ : عورتوں میں سے فلاں فلاں کے علاوہ کوئی بھی نبی نہیں بنی ۔ فتح الباری (447/6) ۔

تو یہ قول صحیح نہیں بلکہ مردود ہے :

اس قول کا رد :

کچھ روایات میں خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی آیا ہے ۔ یہ روایت طبرانی ہے ۔

اور ہمیں اس بات کا یقینی علم ہے کہ خدیجہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہما نبی نہیں تھیں ، اور یہ بھی انہیں عورتوں میں سے ہیں جو درجہ کمال تک پہنچیں ۔

تو اس طرح عورتوں میں سے درجہ کمال تک پہنچنے والی عورتوں سے مراد کمال ولایۃ ہے نہ کہ کمال نبوت۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

قاضی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے کہ : اس حدیث سے آسیہ اور مریم علیہ السلام کی نبوت پر دلیل لی گئی ہے۔

لیکن جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ نبی نہیں تھیں بلکہ وہ اللہ تعالی کی ولیہ اور صدیقہ تھیں۔

اور لفظ الکمال کا اطلاق کسی چیز کے اتمام اور اس کی انتہاء پر ہوتا ہے۔

تو یہاں پر جمیع فضائل اور نیکی وتقوی میں انتہاء کا معنی ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم دیکھیں شرح مسلم (15/198-199)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

قاضی ابو بکر اور قاضی ابو یعلی اور ابو المعالی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں میں سے کوئی بھی نبی نہیں تھی۔

اور قرآن وسنت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ عورتوں میں کوئی بھی نبیہ نہیں تھی جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

{آپ سے قبل ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں وہ سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے} یوسف (109)۔

اور اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

{مسیح ابن مریم پیغمبر ہونے کے کچھ بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست باز خاتون تھیں} المائدۃ (75)

تو اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی والدہ جس درجہ پر پہنچیں اور جہاں انتہاء ہوئی تھی وہ صدیقیت کا درجہ ہے۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (4/396)۔

دوم :

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں ۔ ۔ ۔ الحدیث) مسند احمد حدیث نمبر (11347) ۔

تو اس سے یہ ثبوت ملا کہ فاطمہ آسیہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بہتر ہیں ، اور اگر آسیہ رضی اللہ تعالی عنہا نبیہ ہوتیں تو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا ان سے بہتر نہیں ہو سکتی تھیں ، کیونکہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبیہ تو نہیں تھیں ۔

سوم :

کرمانی رحمہ اللہ تعالی عنہا کہ کہنا ہے کہ :

لفظ (الکمال) سے کمال نبوت لازم نہیں آتا اس لیے کہ اس کا اطلاق کسی چیز کے کمال پر یا پھر اس کے کسی شعبہ پر اطلاق ہوتا ہے ، تو اس کمال سے عورتوں میں جو فضائل ہوتے ہیں ان سب میں کمال ہے ۔ دیکھیں الفتح (447/6) ۔

حدیث میں جس کمال کا ذکر ہوا ہے اس میں راجح یہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

چہارم :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی دوسری عورتوں پر فضیلت جس طرح کہ سب کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

ثرید گوشت اور روٹی کے مرکب کو کہتے ہیں ، اور گوشت سب سالنوں کا سردار ہے اور اسی طرح روٹی سب سے اچھی اور بہتر غذا ہے ، اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو اس سے آگے اور اچھی کوئی چیز نہیں ۔

زاد المعاد (271/4) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

علماء کا کہنا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر قسم کے کھانوں میں ثرید شوربے سے افضل ہے ، لھذا گوشت کا ثرید گوشت کے شوربے سے بہتر اور افضل ہے ، اور ان میں وہ

ثرید جس میں گوشت نہیں وہ اس کے شوربے سے افضل اور بہتر ہے ۔

اور یہاں پر فضیلت سے مراد اس کا نفع اور اس سے سیر ہونا اور اس کا آسانی سے نگلا جانا اور لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ آسانی سے کھایا جانا اور آدمی اسے آسانی سے حاصل کرسکنا وغیرہ مراد ہے ، تو وہ ہر قسم کے شوربے اور سب کھانوں سے افضل ہوا ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت باقی سب عورتوں پر زائد ہے جس طرح کہ ثرید کی باقی سب کھانوں پر زیادہ فضیلت ہے ، اور اس حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مریم رضی اللہ تعالی عنہا سے بھی افضل ہیں ، اس لیے کہ اس میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ اس فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر فضیلت مراد ہو ۔

دیکھیں : شرح مسلم (199/15) ۔

عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہما کے درمیان فضیلت کی فصل میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

تفصیل کیے بغیر فضیلت صحیح نہیں ، اگر اس فضیلت سے مراد اللہ تعالی کے ہاں کثرت اجر وثواب ہے تو یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا علم کسی نص کے بغیر نہیں ہوسکتا ، اس لیے کہ وہ اعمال قلب کے مطابق ہے نہ کہ صرف ظاہری اور اعمال جوارح اور اعضاء کے ساتھ ، دیکھیں کتنے ہی ایسے عمل کرنے والوں میں سے ایک اعضاء کے ساتھ بہت زیادہ عمل کرتا ہے لیکن دوسرا جنت میں اس سے بھی اعلی اور ارفع درجہ رکھتا ہے ۔

اور اگر اس فضیلت سے فضیلت علم مراد ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا امت کے لیے بہت ہی نافع اور عالمہ تھیں ، اور امت کو ایسا علم دیا جو کہ ان کے علاوہ کسی اور سے نہیں حاصل ہوسکا ، اور امت کے خاص اور عام بھی ان کے محتاج ہوئے ۔

اور اگر اس فضیلت سے حسب ونسب کی فضیلت مراد ہے تو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا افضل ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں ان کے بہنوں کے علاوہ کوئی اور شریک نہیں ۔

اور اگر اس سے سرداری وسیادت مراد ہے تو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا امت کی عورتوں کی سردار ہیں ۔

اور جب فضیلت کی سب وجوہات اور اس کے موارد کا اور فضل کے اسباب ثبوت مل جائے تو پھر کلام علم اور عدل وانصاف پر ہوگی ۔

اکثر لوگ جب فضیلت کے مسئلہ پر بحث کرتے ہیں تو وہ فضیلت کی سب جہتوں پر تفصیل سے نظر نہیں دوڑاتے اور نہ ہی اس پر بحث کرتے ہیں ، اور نہ ہی ان میں توازن برقرار رکھتے ہیں تو اس بنا پر وہ حق میں ناکام رہتے ہیں ۔

اور اگر اس میں کچھ تعصب بھی شامل ہو جائے تو جس کی فضیلت بیان کی جارہی ہو اس کی طرف میلان ہو تو پھر وہ جہل اور ظلم کے ساتھ کلام کرے گا ۔ بدائع الفوئد (3/682–683) ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خصائص وفضائل بہت سے ہیں آپ ان کی تفصیل سوال نمبر (7878) کے جواب میں دیکھیں ۔

واللہ اعلم.